Question-1

دین اور مذہب میں فرق

مذہب:-

"مذہب لغوی معنی میں چند عبادات و رسومات تک محدود ہے۔ جن کا تعلق صرف انفرادی زندگی کے ساتھ ہے"

مذہب سے متعلق آراء:-

مذہب سے متعلق دو طرح کی آراء عام طور پر مانی اور جانی جاتی ہیں۔ پہلا نظریہ مذہب کو ارتقاء کی طرف لے کر جاتا ہے۔ مطلب مذہب کا وجود انسان کے وقت کے ساتھ ساتھ سیکھا اور مختلف رسومات اپنے نظریے کے مطابق اپناتا چلا گیا۔ جیسا کے ہندو مذہب، سکھ مت، بدھ مت وغیرہ۔

دوسرے نظریے کے مطابق مذہب کا تعلق خدا تعالیٰ کی ذات سے ہے۔ جس نے انسان کی ہدایت کے لئے مختلف اوقات میں مختلف پیغمبر بھیجے۔ جو لوگوں کو خدا کی تعلیمات کی طرف مدعو کرتے تھے۔ جیسا کے عیسائیت، یہودیت اور اسلام۔

انفرادی زندگی

مذہب

رسومات | عقائد

مذہب مجموعی طور پر انفرادیت کی طرف انسان کو راغب کرتا ہے۔

مذہب کے فوائد:

1۔ معاشرے میں امن و اطمینان کا موجب ہونا۔
2۔ انسانیت کی بھلائی کی طرف لوگوں کو لے کر چلنا۔
3۔ اخلاقی اقدار کا پروان چڑھنا۔

دین:

"دین لغوی معنوں میں نظام کا نام ہے۔ جس کا تعلق انفرادی و اجتماعی زندگیوں سے ہوتا ہے۔"

دین میں انسان اللہ کے بنائے ہوئے قوانین کو ملحوظ خاطر رکھ کر نا صرف اپنے اور اللہ کے حقوق ادا کرتا ہے۔ بلکہ خدا کی مخلوق کی بہتری کے لیے بھی اقدامات کرتا ہے۔ جس کا وہ خدا واحد سے آخرت میں اجر و ثواب کا تقاضہ کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

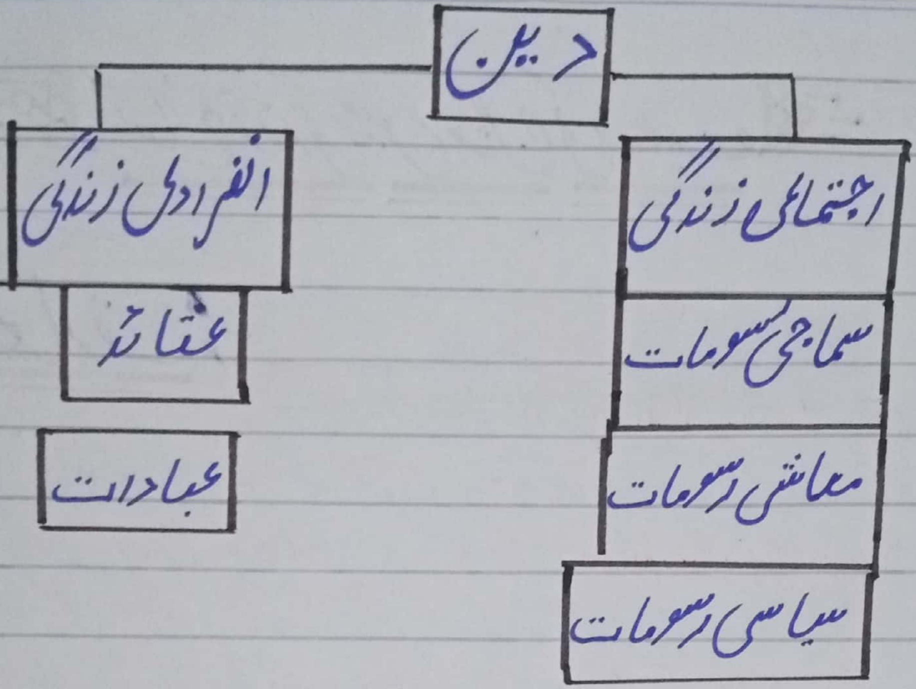

دین کے فوائد۔

روا داری اور مساوات کو فروغ ملنا۔
ایثار اور قربانی کا پروان چڑھنا۔
آخرت میں اللہ کے سامنے جوابدہ۔
خدا تعالیٰ کے احکامات کو زمین میں نافذ عمل کرنا۔

اسلام کے متعلق متعلق قرآن میں جب اللہ کی ذات دین کا ذکر کرتی ہے تو ارشاد فرمایا۔

ان الدین عند اللہ الاسلام (القرآن)

ترجمہ:- دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے۔

انسانی زندگی میں دین کی اہمیت

تعارف:

دین کا تعلق انسان کے ظاہری
و باطنی معاملات کو حدود اللہ میں لے کر چلنا ہے
یہ انسان کو معاشرے کا ایک اہم رکن بھی بناتا
ہے اور انسان کو دوسرے انسانوں کی مدد اور ان
کے لئے قربانی جیسے جذبات کا موجب ہوتا ہے نیز
دین نہ صرف انسان کو انفرادی بلکہ اجتماعی طور
پر بھی تقویت کا باعث بنتا ہے۔

اندھیروں سے روشنی کا سفر:

الر۔ کتب انزلنہ الیک لتخرج الناس من الظلمت
الی النور (القران)

الر۔ یہ کتاب ہم نے تمہاری طرف نازل کی
تاکہ تم لوگوں کو اندھیروں سے روشنی کی طرف لاؤ

جیسا کہ دین اسلام کا ظہور عرب میں ہوا تھا جو کہ
اس وقت مختلف قسم کی برائیوں میں مبتلا تھا جیسا
کہ بت پرستی، قتل و غارت، زنا، جوا وغیرہ۔
دین اسلام کے آنے سے نہ صرف عرب بلکہ پوری
کائنات کے انسانوں کے لیے روشنی کا سامان میسر
ہو گیا جس سے حق کے طالب لوگوں نے اس

وقت بھی قبول کرنے میں کوئی تردد نہ دکھایا۔ (جیسا کہ حضرت خدیجہ رض، حضرت ابو بکر رض اور حضرت علی رض و زید رض) اور نہ ہی آج کے زمانے کے لوگوں کو جو حق کی تلاش میں ہے تردد دکھانا چاہیئے۔ کیونکہ دین اسلام ایک سچا دین ہے۔ جو کہ انسانی عقل کے عین مطابق ہے۔

حق و باطل میں تفریق کا ذریعہ:-

شھر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ھدی للناس وبینت من الھدی والفرقان (القرآن)

رمضان کے مہینہ میں یہ قرآن ہم نے انسانیت کی ہدایت کے لئے نازل کیا تاکہ وہ حق اور باطل میں فرق کر سکیں۔

اسلام کا یہ اعجاز ہے کہ اس کے ماننے والے کو وہ حق و باطل میں تمیز سکھا دیتا ہے۔ چونکہ اسلام فطرت پر ہے، لہٰذا وہ چیزیں جو خدا کی خلق کے خلاف ہیں، اسلام بھی ان کی مخالفت کرتا ہے اور لوگوں کو حرام و حلال کی تمیز سکھاتا ہے۔

آخرت اور خدا کا ڈر:-

قرآنا عربیا غیر ذی عوج لعلھم یتقون (القرآن)

یہ عربی زبان کا قرآن ہے تاکہ ہم لوگوں کو ڈرسنا ؤ

اسلام کے بنیادی عقائد میں عقیدہ آخرت شامل ہے۔ جس میں اس بات کا مسلمان کو یقین ہونا ہے کہ وہ اپنے اعمال کا جوابدہ ہے، اور ایک روز قیامت ضرور برپا ہوگی۔ جس میں اس کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا۔

حکمت اور دانائی:

یٰس۔ والقرآن الحکیم۔ (القرآن)

چونکہ دین اسلام کا براہ راست رابطہ کلام خداوندی سے ہے جو کہ قرآن مجید ہے۔ تو اس میں اللہ اپنے بندوں کو حکمت کی باتیں بھی بتاتا ہے اور اس کے قائم کردہ دین پر چلنے والے لوگ بھی حکمت سے کام لینے کے عادی ہو جاتے ہیں اور دنیا میں ترقی و ترویج میں حصہ دار بنتے جاتے ہیں۔

عالمی امن کا ذریعہ:

واللہ لا یحب الفساد۔ (القرآن)

اللہ فساد برپا کرنے والے کو پسند نہیں فرماتا۔

دین اسلام پر چلنے والے نہ صرف اپنی اصلاح کرتے ہیں بلکہ خداوند کریم کے بنائے ہوئے احکامات کی روشنی میں بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کا باعث بھی بنتے ہیں جس کی وجہ سے وہ لوگوں کو نقصان پہنچانے والے اقدامات سے ہمیشہ دوری اختیار کرتے ہیں جس

سے جدائی اور عبادات اور امن کی راہیں ہموار ہو جاتی ہیں۔

حاصل کلام:-

دین بطور نظام یعنی بطور مکمل ضابطہ حیات ، بنی نوع انسان کے دماغ میں آنے والے سوالات کا نہ صرف تسلی بخش جواب دیتا ہے۔ بلکہ انسان کو اس دنیا میں آنے کے مقصد کی طرف بھی اس کی توجہ دلاتا ہے۔ دین بطور نظام چاہے وہ سماجی ہو ، سیاسی ہو ، اجتماعی ہو یا انفرادی انسانیت کی بھلائی اور رہنمائی کا ہی ذریعہ بنتا ہے۔ دین انسان کو اندھیروں سے نکال کر روشنیوں میں لاتا ، انسان کو حق و باطل میں فرق کرنا سکھاتا ، حکمت اور دانائی کی باتیں بتاتا ، دین عالمی امن کا ذریعہ بھی ہے۔ نیز انسان کو زندہ رہنے کے لئے جیسے ہوا ، پانی اور خوراک کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح انسان کو مہذب زندگی گزارنے کے لیے دین یعنی نظام کی ضرورت ہے۔ چونکہ اس کائنات میں خداوند کریم کے علاوہ دینے کا حق نہیں رکھتا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ ہی انسان کا اصل خالق ہے تو وہی حق بجانب ہے کہ انسان کو کس قانون یعنی نظام کے تحت زندگی بسر کرنی چاہیے۔ جس کے لئے آج کل کے دور میں دین اسلام ہے۔ جس کے بعد نہ کوئی دین آنا اور نہ ہی ضرورت ہے کیونکہ خدا کا ارشاد ہے

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم اسلام دینا۔

Question-2

حضرت محمد ﷺ بطور بہترین نمونہ

امام الانبیاء کا تعارف :-

امام الانبیاء 571ء بروز 11 اپریل حضرت عبداللہؓ بن عبدالمطلب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کو عرب دستور کے مطابق حضرت حلیمہؓ کے حوالے کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کی پیدائش سے پہلے والد، پھر پیدائش کے کچھ سال بعد والدہ، پھر دادا عبدالمطلب اور پھر ان کے بعد حضرت ابو طالب (چچا) کا انتقال ہو گیا۔ آپ ﷺ کو نبوت 40 سال کی عمر میں ملی۔ جس میں سے آپ ﷺ نے 13 سال مکہ اور 10 سال مدینہ میں گزارے۔ جہاں اسلام کی اشاعت کے لیے مختلف مشکلیں برداشت کیں۔ اسی دوران آپ ﷺ کی زندگی بطور ایک مکمل نمونہ بن کر انسانیت کے سامنے نمودار ہوئی۔ جس کا رب جلیل قرآن میں کچھ یوں ذکر فرماتے ہیں۔ **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ**

حضور ﷺ بطور معلم :-

آپ ﷺ کو اللہ نے انسانیت کے لیے معلم بنا کر بھیجا۔ آپ ﷺ متعلم کی طبیعت کے مطابق انہیں تعلیم فرماتے اور بعض اوقات آپ ﷺ کوئی ہنسی مزاح کی بات بھی کر لیا کرتے تھے۔ بطور امت کے معلم، اللہ تعالیٰ

قرآن کریم میں مسلمانوں اور انسانیت پر کئے گئے اس احسان کا ذکر کچھ یوں کرتے ہیں

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلو علیھم ایتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ۔

نبی کریم کو اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی طرف مبعوث فرما کر چار چیزوں کا ذکر بطور احسان کیا کہ آپ لوگوں کو قرآن سناتے، تزکیہ کرتے، کتاب کا علم سکھاتے ہیں اور حکمت سکھاتے ہیں۔ آپ نے صفہ ایک جگہ جو کہ مسجد نبوی میں تعلیم کے لئے مختص کر رکھی تھی جس کا آپ خود دھیان رکھتے۔ اسی طرح آپ نے بطور معلم مسلمانوں کو علم حاصل کرنے کی طرف راغب کیا۔ پس آپ کی زندگی بطور معلم ہمارے لیے بہترین نمونہ ہے۔

نبی بطور سفارت کار:

آپ نے بنی نوع انسان کو سفارت کاری کے اصول بھی وضع کر کے دیئے۔ بلکہ سفر طائف میں آپ زندگی میں پہلی بار دست بدست خود سفیر بن کر گئے اور وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔ جنہوں نے آپ کے اوپر ظلم کے پہاڑ ڈھا دیئے اور مجبوراً آپ کو ایک باغ میں پناہ لینا پڑی۔ اسی طرح آپ نے بیعت عقبیٰ اولیٰ اور ثانیہ کے موقع پر بھی سفارت کاری کے بہترین کام کیا اور مدینہ کو اپنا مسکن بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ آپ کی ذات نے سفارت کاروں کو خود ارادیت بھی کیا اور خود ان کو معمول

بھی کرنے جایا کرتے تھے۔ نیز حاصل کلام یہ ہے آپؐ نے انسانیت کو سفارت کاری میں بھی رہنمائی فرمائی۔

رسولؐ خدا بطور سپہ سالار:-

نبی کریمؐ کی قیادت میں کفر و اسلام کا جو پہلا معرکہ بدر کے میدان میں لڑا گیا اس سے لے کر ہر اس جنگ جس میں آپؐ نے خود شرکت کی یا ہر سرایا میں جگہ جگہ جنگی حکمت عملی بظاہر دوڑتی ہوئی نظر آتی ہے۔ آپؐ کا جنگ میں صف بنوانا، خندق کھدوانا، خیبر کی فتح، صلح حدیبیہ اور پھر فتح مکہ، آپؐ کی عظیم سپہ سالار ہونے کی واضح نشانیاں ہیں۔

خاتم النبیینؐ بطور جج:-

نبیؐ کی زندگی میں لوگ انہیں اپنا حاکم تسلیم کرتے تھے۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کے علاوہ یہودی اور غیر مسلم لوگ آپؐ سے اپنے اپنے قوانین کے مطابق فیصلے کرواتے تھے۔ آپؐ نے ایک دفعہ فاطمہ نامی خاتون کے ہاتھ کاٹنے کی سزا (چوری پر) سنائی تو لوگوں نے ان کے حسب نسب کی وجہ سے سفارش کی کوشش کی لیکن آپؐ نے سختی سے منع فرما دیا۔

رحمت للعالمین ﷺ بطور حاکم :-

نبی کریم ﷺ کو مدینہ کی ہجرت کے بعد وہاں کا حاکم تسلیم کر لیا گیا۔ کیونکہ آپ ﷺ کے اعلیٰ اخلاق، صادق و امین اور نبی ہونے کی دھوم مدینہ تک جا پہنچی تھی۔ جب قریش مکہ سے تنگ آکر آپ ﷺ نے مدینہ ہجرت اللہ کے حکم سے کی تو وہاں کے لوگوں نے آپ ﷺ کو بطور حاکم تسلیم کیا اور آپ ﷺ نے سب سے پہلے مسلمان انصار اور مہاجرین کو معاہدے کے ذریعے بھائی بھائی بنایا۔ وہاں پہ آباد دیگر قبائل خصوصاً اوس و خزرج کو ایک مضبوط سیاسی نظام میں شامل کیا۔ جس کو ہم میثاق مدینہ کہتے ہیں۔ اسی کی وجہ سے مدینہ میں مسلمانوں کو دعوت و اشاعت کا موقع ملا اور مدینہ دنیا کا پہلا شہر بنا جس میں ایک تحریری دستور تھا۔

صلہ رحمی اور حسن سلوک

آپ ﷺ جب تک مکہ میں تھے، نہ صرف غیر بلکہ آپ ﷺ کے اپنے رشتہ دار بھی آپ ﷺ کو مختلف طریقوں سے تکالیف پہنچانے میں پیش پیش تھے۔ لیکن آپ ﷺ نے کبھی بھی ان کے ساتھ ترش مزاج نہیں رکھا۔ البتہ جب آپ ﷺ نے مکہ فتح کر لیا تو اسلام قبول کرنے سے پہلے اسلام کے بڑے دشمنوں میں سے ایک (ابوسفیانؓ) کو اسلام قبول کرنے کی وجہ سے یہ اعزاز بخشا کہ جو کوئی ان کے گھر پناہ لے گا وہ امان میں آجائے گا۔

حاصلِ کلام :-

در حقیقت نبی رحمت، خاتم النبیین، امام الانبیاء، امام اعظم، سپہ سالار اعظم، رحمت للعالمین ﷺ پوری کائنات کے انسانوں، چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلم ایک بہترین نمونہ ہے۔ آپ ﷺ کی زندگی نبوت سے پہلے بھی پاک صاف تھی اور آپ عرب میں صادق و امین کے طور پر جانے جاتے تھے۔ دوسری طرف آپ کی زندگی نبوت کے بعد جب کائنات کے مالک سے براہِ راست رابطے میں آئی تو خدائی حکم کی وجہ سے مزید نکھار پیدا ہو گیا۔ اور اس طرح آپ نے نہ صرف اپنے دور بلکہ آنے والے ادوار کے لیے بھی ایک نمونہ پیش کیا۔ جس کو غیر بھی ماننے کے لیے تیار ہیں۔ جیسا کہ **برنارڈ شاہ** نے کہا تھا کہ اگر انسانیت کی کوئی معراج ہو سکتی ہے تو وہ آپ کی زندگی ہے۔ جنہوں نے اپنی پوری کوشش اور اعلیٰ جتنوں کے بعد نہ صرف مسلمانوں بلکہ غیر مسلموں کو بھی سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں آپ کی تعریف ان الفاظ میں بھی کرتا ہے

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین (القران)

اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا